تعلیمات
جلد ۱۷، شمارہ۔۱، صفحہ نمبر۔۵۹۔۶۸

ماں کی گود بچے کی اولین تربیت گاہ

ام سلمیٰ*

Abstract

Education includes learning how to react in life, how to evaluate situations, how to treat other people and how to love oneself and others. Not only are Mothers the heart of their children’s scholarly education, but they are often the main teacher when it comes to the tools their children will carry through life with them. These are valuable life tools of self-esteem, humility, sympathy, love, enthusiasm, charity, kindness and so many more. In this sense Mothers are the roots that help younger children connect with the earth and society that we live in; the roots from which these young sprigs will thrive and grow into fine noble trees. Mothers have the potential to play the most important role of educator in a child’s early life and as children get older they are still at the heart of their children’s education.

Key words: Education, self-esteem, sympathy, enthusiasm

* لیکچرر ادارہ تعلیم و تحقیق پنجاب یونیورسٹی لاہور
Umme107@gmail.com

آدم کی تخلیق ایک عظیم الشان واقعہ تھا۔ اس وسیع کائنات میں اللہ کے ارادے کن کی صدا کے تحت وقوع پذیر ہو رہے تھے انسان کی تدریس و راہنمائی کے لیے اس علم کو جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اپنے مخصوص بندوں پہ اتارا تاکہ وہ اولادِ آدم کی سیدھے راستے پہ چلنے میں مدد کر سکیں۔ اس کے بعد ہر فرد کے لیے ایک طریقہ اور ایک خاندان مقرر فرمایا تاکہ وہ زندگی کو گزار سکے

اور فرمایا "وَجَعَلنَاکُم شُعُوبًاوَ قَبَائِلَ "(الحجرات:13)

تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔، ملائکہ ہمہ وقت باری تعالی کی حمد وثنا و تعمیلِ احکام میں مصروف تھے جب خالق ومالکِ کائنات نے آدم کی تخلیق کا قصد فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَائِکَۃِ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِیفَۃً قَالُوا اَتَجْعَلُ فِیھَا مَن یُفْسِدُ فِیھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّي اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُونَ (بقرہ:30)

اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کیا تُو اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت وخون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (خدا نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

تعلیم وتربیت کے اس عظیم سلسلے کو پھر ماں کی گود تک منتقل کر دیا گیا تاکہ وہ اس پیغام اور اس علم کو جو اللہ کی جانب سے نازل شدہ ہے اپنی اولاد اور نسل تک پہنچائے، ان کی تربیت کرے، انہیں تعلیم دے تربیت عربی زبان کا لفظ ہے امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں

"الرب فی الاصل التربیہ وھو انشاء الشئ حلا الی حد التمام" (راغب اصفہانی، 2000)

قرآن میں تربیت کا لفظ یوں استعمال کیا گیا ہے فرمایا "وربآئبکم التی فی حجورکم (النساء:23) اور تمہاری بیویوں کی

(پچھلی اولاد)جو تمہاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں۔

ورباب السحاب سمی بذلک لانہ برب البنات (راغب،2000ء)

اور رباب بادل کو کہتے ہیں کیونکہ وہ نباتات کی پرورش کرتا اور اسے بڑھاتا ہے

مولانا قاری محمد طیب نے تربیت کی تعریف میں لکھا ہے کہ "تربیت کے معنی کسی چیز کو رفتہ رفتہ اس کی حد کمال تک پہچانے کے ہیں جیسے درخت کو ایک کونپل سے بتدریج تناور درخت بنادینا یا انسان کو آہستہ آہستہ پال پوس کر بچہ سے ایک بڑا انسان بنادینا تربیت اور ربوبیت کہلاتی ہے (طیب، 2015ء)

"تربیت انسانی طرز عمل پر اثر انداز ہونے والے اہم ترین عوامل میں سے ایک بے حد موثر عامل ہے، چناچہ تربیت سے انسانی صلاحیتیں نشانما پاتیں ہیں،،اس کی قوتیں ابھرتی اور اس کے طرز عمل کی اصلاح، تہذیب ہوتی ہے اور اس طرح انسان خوب سے خوب تر اور عمدہ زندگی گذارنے کے لائق بن جاتا ہے (فہمی،2011ء)

تربیت کا مطلب یہ ہے کہ اچھی صفات کو پروان چڑھایا جائے اور بری عادات کو ختم کیا جائے مثلاً کذب، غیبت، حسد، دل آزاری فحش باتیں، دھوکے دہی سے اجتناب کیا جائے، ایمان صبر توکل، حق گوئی، بے غرضی، خدمت خلق، سخاوت وغیر جیسی صفات اپنے اندر پیدا کی جائیں۔

افضل حسین تربیت کا مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں "تربیت کے لغوی معنی پالنا، پوسنا لیکن اصطلاح میں سیرت و شخصیت کو سنوارنا تربیت کہلاتا ہے، تربیت کا مقصد دراصل بچوں کو بتدریج ان اوصاف کا حامل بنانے میں مدد دینا جو دونوں جہانوں میں ان کی فلاح وکامرانی کے لئے ضروری ہیں" (حسین:2012ء)

بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو ایک صاف سادہ سلیٹ کی مانند ہوتا ہے اور فطرت سلیم پہ پیدا ہوتا ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "مامن مولد الا یولد علیٰ الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ اویمجسانہ"

(بخاری:1999ء)

"ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اسکے والدین ہیں جو اس کو یہودی اور نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"

یہ ماں کی گود ہوتی ہے جو بچے کی اس سلیم فطرت پہ اپنا اثر ڈالتی۔ اگر وہ گود، و تعلیم و تربیت سلیم ہو گی تو بچہ بھی اسی کے مطابق پروان چڑھے گا اور اگر وہ باعث شر ہو گی تو بچہ اسی مطابق اپنے سینے میں زندگی کے اولین اسباق محفوظ کرے گا الا یہ کہ بعد ازاں وہ خود مکلف ہو جائے اور خیر کا راستہ اپنا لے اسلام نے والدین پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ شروع ہی سے بچے کی تربیت اسلامی خطوط پر کریں تا کہ اس کو صحیح معنوں میں مسلم بنایا جا سکے اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

"یا یھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا" (التحریم:6)

ماں باپ دونوں کو حکم دیا کہ اپنے بچوں کو عبادت الٰہی کا عادی بنائیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس سال تک نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو اور ان کے بستر الگ کر دو"

ماں کی گود بچے کی اولین درس گاہ ہے اور ماں کے ہاتھ میں ہی اس کار عظیم کو دیا گیا ہے۔ کسی بھی درس گاہ جانے سے قبل زندگی کے بنیادی و اولین اسباق بچہ ماں سے، اور دیگر گھر والوں سے سیکھتا ہے جو ساری زندگی اپنے اثرات رکھتے ہیں۔ ایک ضرب المثل مشہور ہے "التعلیم فی الصغرِ کالنقشِ علی الحجر"۔ بچپن کی تعلیم کے اثرات اسی طرح دیرپا ہوتے ہیں جیسے کہ پتھر پر نقش

تربیت کا مقصود صالح انسان بنانا ہے۔ کسی ایک ملک کا اچھا شہری، کسی خاص قوم کا اچھا فرد بنانا نہیں ہے، بلکہ پوری انسانیت کے " لیے بہتر انسان بنانا ہے، جو وطن، علاقہ، رنگ، نسل کی عصبیتوں سے پاک ہو کر باکردار مکمل انسان بنے، خالق کائنات کا سچا غلام اور انسانیت کا حقیقی خادم ہو۔ (فلاحی:2015ء)

اس تربیت سے صرف جسمانی یا روحانی تربیت مطلوب نہیں ہے اور نہ محض فکر و فلسفہ اور نظریہ کی تربیت مقصود ہے بلکہ اس سے ہمہ جہت تربیت مطلوب ہے، اس سے مراد ذہنی و فکری جسمانی و روحانی نظریاتی اور عملی تربیت ہے۔ ایک ایسا کامل انسان بنانا ہے جو اپنے رب کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ پوری انسانیت کا خیر خواہ ہو اس فریضہ عظیم کو ایک ماں ہی ادا کر سکتی ہے"

اسی لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صالح عورت کو دنیا کی سب سے بڑی متاع کہا ہے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنی اولاد کے لئے اچھے خاندان والی عورت کا انتخاب کرو اس لئے کہ خاندان کا اثر سرایت کر جاتا ہے"

(سنن ابن ماجہ)

ماں کے اوپر جب یہ عظیم ذمہ داری عائد کی گئی تو اس کام کے لیے ماں کی اپنی تعلیم و تربیت بھی ضروری ٹھری۔ ایک بے علم و بے عمل عورت آنے والی نسل کو تربیت کے اس مقصود کے تناظر میں تیار کرنے میں ناکام رہے گی، اس کے مظاہر جابجا دیکھنے کو ملتے ہیں

لازم ہے کہ عورت اپنی حیثیت، اپنے مقام اور اپنے رتبے کو پہچان لے اور اس حقیقت کو مان لے کہ اسے گھر کی ملکہ قرار دینے میں بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ جب وہ اپنی اولاد کو ایک قابل انسان بناتی ہے تو درحقیقت وہ اس صورت میں ایک نئے گھر کے سربراہ اور ایک نئے گھر کی ملکہ کی تربیت کرتی ہے جہاں معاشرے و انسانیت کے لیے مفید شہری تیار ہوتے ہیں۔ ابتدائے آفرینش سے ہی آج تک جتنے نامور لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں ان کے پس پردہ عورت کا ہاتھ رہا ہے ،ماں کی تربیت کا ساتھ رہا ہے۔ تہذیبوں کے عروج و زوال میں بھی اس کے عمل دخل کا تذکرہ تاریخ میں رقم ہے۔ ایک مفکر کا قول ہے "تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا"

ماں کا تربیتی کردار:

ایک بچے کی پرورش کا آغاز ماں کے پیٹ میں آغاز پیدائش سے پہلے ہی ہو جاتا ہے، نکاح کے وقت حسن کردار اور اخلاقی قدروں اور دین کو معیار بنانے کی تعلیم دی ہے جو دراصل صالح اولاد کی مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے حدیث میں اس بات کی تربیت اور تعلیم دی گئی ہے کہ باکردار عورت سے شادی کی جائے، عورت سے شادی کے وقت چار امور کا خیال کیا جاتا ہے مال ،خوبصورتی، حسب و نسب اور دین داری، تم دین داری کو ترجیح دو (بخاری:1999ء)

لدنیامتاع و خیر متاع الدنیا المرآۃ الصالحۃ۔ ''دنیا متاع ہے اور دنیا کی سب سے بہترین متاع صالح عورت ہے''۔ (مسلم، 2000ء)

ماہر نفسیات کے مطابق بچے کے پانچ چھ سال کی عمر تک اس کا 80 / 90 فیصد ذہن تشکیل پا چکا ہوتا ہے۔ یہ وہ عمر ہوتی ہے " جب بچہ زیادہ تر اپنی ماں کی تربیت کے زیر سایہ رہتا ہے۔ ماں جو زبان بولتی ہے، بچہ وہی زبان سیکھتا ہے۔۔ جو کام کرتی ہے بچہ رحم مادر سے ہی بچے پہ ماں کے اخلاق، خوشی غمی کے اثرات پڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ پانچ چھ سال کی عمر اسی کی نقل کرتا ہے۔ تک وہ نوے فیصد تک ماں کی تربیت میں ڈھل جاتا ہے۔ اور یہ وہی وقت ہوتا ہے جس کی مثال ایسی ہے گویا ایک بیج بویا گیا تھا اور پودا اب اتنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے کہ درخت کی شکل اختیار کرنے کے قابل ہو۔ ایک مشہور انگریزی قول بھی ماں کے اس کردار کی اہمیت کچھ اس طرح اجاگر کرتا ہے کہ

اس عظیم منصب اور ٹاسک کو سمجھ لینے کے بعد ہمارے سامنے چند سوالات ہیں جو ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ اگر عورت کا کردار اتنا ناگزیر ہے تو معاشرہ اس کردار کے اثرات سے محروم کیوں ہے؟ اگر عورت کا کردار اتنا ناگزیر ہے تو معاشرہ اس کردار کے اثرات سے محروم کیوں ہے؟ اگر عورت کا کردار اتنا ناگزیر ہے تو معاشرہ اس کردار کے اثرات سے محروم کیوں ہے

تعلیم نسواں پہ آواز بلند کرنے والے بے شمار ادارے وجود میں آ چکے ہیں پھر مطلوبہ نتائج کیوں حاصل نہیں ہو رہے؟ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کن باتوں پہ عمل درآمد کرنا ہو گا؟ مرد و عورت کے برابری کے مغربی نعرے نے مشرقی اقدار و روایات پہ بھی اپنا تسلط قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔ مرد و عورت کا دائرہ زندگی و کار زندگی مختلف ہیں اس اہم نکتہ کو فراموش کرنے کی وجہ سے ہم اپنے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں ہمارے ہاں جگہ جگہ ایسے اداروں کے قیام کی ضرورت ہے جو ماؤں کو ان کے منصب اور ان کی ذمہ داری کے حوالے سے بھی تعلیم و تربیت دیں۔

تربیت کس نہج پر کی جائے:

اسلام کا نظام تربیت ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہے، اس میں انسانی وجود کے کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتا بلکہ پورے وجود کو مد نظر رکھتا ہے، جس دن بچہ اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے اس کے اندر فطری صلاحیتیں موجود ہیں ان کے مطابق ان کی تربیت کی جائے اور اسلام اس کی ذمہ داری والدین پر عائد کرتا ہے اور اس میں ماں کی اولین ذمہ دار بنایا گیا ہے

ایمانی تربیت:

جب بچہ میں سمجھ اور شعور پیدا ہونے لگے تو اسلام کی بنیادی باتیں اور اصول سمجھائے جائیں جب تھوڑا سمجھ دار ہو جائے تو اس کو ارکان اسلام کا عادی بنایا جائے اور پھر مزید بڑا ہونے پر اس کو اسلامی شریعت کے اصولوں کی تعلیم سے روشناس کرایا جائے

"اذا افصح اولادکم فعلموھم لا الہ الا اللہ ثم لا تبالو متی ماتوا"

جب تمہارا بچہ بولنا شروع کرے تو تم اسے لا الہ الا اللہ سکھاؤ پھر اگر وہ وفات پا جائے تو فکر مت کرو (کنز العمال،16/240)

اخلاقی تربیت:

اخلاقی تربیت سے مراد اخلاق و فضائل کا مجموعہ ہے جسے سیکھنا ہر بچے کے لئے ضروری ہے اور یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو بچپن سے ہی بچے کے ذہن کو فضائل اخلاق سے روشناس کرائیں

"اخلاقی اعتبار سے بچے کی نگہداشت کی ضرورت ہے کیوں کہ بچہ اسی طرح نشو نما پاتا ہے جس طرح اس کے مربی نے (ماں / باپ) نے اسے بچپن میں تربیت دی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں میں اخلاقی کمزوریاں پائی جاتی ہیں ان میں بیشتر خرابیوں کا تعلق

بچپن کے زمانہ تربیت سے ہوتا ہے" (فہمی،2011ء)

بچپن میں بچہ جھوٹ بہت جلدی سیکھ لیتا ہے گالی گلوچ کا جلد عادی ہو جاتا ہے اس لئے والدین کو چاہیے کہ خود ان بری عادات سے بچیں اور انہیں ایک اچھا اور شائستہ ماحول فراہم کریں

جسمانی تربیت:

جسمانی تربیت بھی والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ صحت مند ہوں بہترین قوتوں کے مالک ہوں، اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو شروع ہی سے ذہنی طور پر ان طبی ہدایات اور تعلیمات کا پابند بنایا جائے جو صحت کے لئے ضروری ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے اور سونے کے متعلق نبی ﷺ کی سیرت سے آگاہ کریں، بچوں کو سادہ زندگی کا خوگر بنائیں۔

"بچوں کو ہر اس چیز سے دور رکھیں جو ان کی شخصیت کو تباہ کرے اور ان کے اخلاق و شرافت کو برباد کر کے رکھ دے اگر بچوں کو ایسی چیزوں سے دور رکھیں گے تو ان کی سوچ درست جسم طاقتور اور اخلاق ٹھیک رہیں گے "(عبد اللہ:2001ء)

بچوں کو حلال رزق کھلائیں، بچوں کی جسمانی تربیت کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا:

"المومن قوی خیر وافضل واحب الی اللہعز وجل من المومن من الضعیف"

قوی مومن کمزور مومن کی نسبت اللہ کے ہاں زیادہ بہتر، افضل اور محبوب ہے (احمد:1999ء)

بچوں کو کھانے پینے کے مسنون آداب سکھائے جائیں تا کہ وہ صحت مند زندگی گذار سکیں، ماں باپ کو چاہئے کہ بچوں کے ساتھ مل جل کر کھانا کھائیں ان کو ساتھ ساتھ کھانا کھانے کے صحت بخش آداب سکھلائیں اور خود ان پر عمل کریں اور بچوں کے مثال بنیں

بچوں کو عیش عشرت سے باز رکھنا:

ماں اپنے بچے کو عیش و عشرت کی زندگی سے دور رکھیں "ایاکم والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالتنعمین"

"تم نازونعمت میں پڑنے سے بچو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے سادہ زندگی اختیار کرنے اور معمولی لباس استعمال کرنے میں نبی ﷺ ہمارے لئے بہترین نمونہ اور اعلیٰ ترین مقتدا ہیں "(قزوینی:1998ء)

ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچپن میں اپنے بیٹوں کی دیکھ بھال کرے ان میں مردانگی، خودداری، اخلاق کی برتری اور اہمیت پیدا کریں

بچوں کی نفسیاتی تربیت:

نفسیاتی تربیت سے مراد یہ ہے کہ بچہ جب سمجھدار ہو جائے تو اسی وقت سے اس کو حق کے سلسلے میں جرات، صداقت اور شجاعت کی تربیت دی جائے اور دوسروں کے لئے خیر و بھلائی پسند کرے، غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو رہنے اور نفسیاتی اور اخلاقی فضائل و کمالات سے آراستہ ہونے کی ترغیب کا مقصد بچے کی شخصیت بنانا اور اس کی تکمیل و آراستگی ہے تا کہ جب وہ بڑا ہو

توجو ذمہ داریاں اس پر ڈالیں جائیں انہیں عمدگی اور خوبی کے ساتھ صحیح طریقہ سے ادا کر سکیں ان کے مزاج میں سے، شرمیلہ پن، خوف وڈر، احساس کمتری، حسد وبغض کی بیماری، غصے میں آپے سے باہر ہونا اور غفلت ولاپرواہی ختم کی جائی۔

ذہنی و عقلی تربیت:

عقل انسان پر اللہ کا خاص فضل ہے اور انسانی قوتوں میں سے ایک قوت بھی ہے، یہی چیز انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتی ہے

"ذہنی عقل سے مراد ہے کہ علوم شریعہ اور علمی وعصری تہذیب وثقافت اور فکر ونفسیاتی سوجھ بوجھ پر مبنی ایسی نفع بخش چیزوں سے بچوں کے ذہنوں کو آراستہ کیا جائے جو بچوں کے افکار میں پختگی پیدا کر دیں اور علمی وثقافتی لحاظ سے اسے کامل ومکمل بنا دیں

(علوان:2001ء)

تعلیمی تربیت:

عقلی تربیت کے سلسلے میں ایک چیز جو نہایت اہمیت کی حامل ہے وہ ہے ذہنی تربیت لہذا اس سلسلے میں والدین اور اساتذہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچے کو ان مفاسد سے دور رکھنے کی کوشش کریں جو آج کے دور میں عام ہیں، ان کی تعلیم ایسی ہو جو انہیں کامیاب انسان کے ساتھ ساتھ اچھا انسان بھی بنا دیں

معاشرہ صرف ڈاکٹرز اور انجینئرز کے جم غفیر سے کبھی ترقی نہیں کرتا بلکہ ہر فرد کو اپنے شعبے میں جان مارنی پڑتی ہے پھر قومیں عروج کی منزلیں پار کرتی ہیں۔ عورت کو تحفظ کا احساس دلایا جائے اور تعلیم کے لیے علیحدہ اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اپنی تہذیب وثقافت پہ اعتماد وبھروسہ کرتے ہوئے اسی کے دائرے میں پلاننگز کی جائیں۔ تعلیم نسواں کی اہمیت ان دیہات میں بھی اجاگر کی جائے جہاں سکول وکالجز کے نام پہ عمارتیں دھول مٹی سے اٹی پڑی ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں خطیر رقم صرف کی جائے کیوں کہ یہ وہ عورت ئرہ کار کے اندر رہتے ہوئے اپنا کردار بحیثیت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ودیگر رشتوں کی صورت میں بہترین طریقے سے ادا کرتی ہے تو اپنی منصب کے مطابق شرف وعزت پا جاتی ہے اور آنے والی نسلوں میں صالحیت، شجاعت اور ہمت وبہادری کے بیج بو دیتی ہے۔

حوالہ جات

علوان،ع،ن (2001ء)اسلام میں والدین کی تربیتی ذمہ داریاں(مترجم)حبیب اللہ مختار،لاہور،،موٹروے پرنٹرز

مسلم، صحیح البخاری،(1999ء)کتاب الجنائز،دارلبیروت،لبنان

ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح،باب الانکار،رقم الحدیث،520 ، دارلبیروت،لبنان

النجار،ف،(2011ء) مسلم گھرانے پر ذرائع ابلاغ کے اثرات ،لاہور،اسلامک پبلیکیشنز

فلاحی،ا،(2018)چالیس احادیث بچوں کے لئے، تصنیفی اکیڈمی ہند

افضل،ح،(2012ء)فن تعلیم وتربیت ،لاہور،اسلامک پبلیکیشنز۔

طیب،م،(2015)اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول،لاہور،بیت العلوم پبلیشرز۔

راغب،ا، (1963)مفردات القرآن،اصح المطابع، کراچی، آرام باغ ۔